DATE: __/__/__ DAY: __/__/__

س) زکوٰۃ
قرآن مجید کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کے سماجی اثرات بیان کرتے ہوئے تفصیل کرتے ہوئے واضح کریں کہ اس کی تقسیم سے اسلامی معاشرے میں غربت کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے۔

ج) **تعارف**

اسلام میں زکوٰۃ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ دولت کی تقسیم کے گرد متعین ہے۔ قرآن مجید میں تقریباً اسی سو بار ذکر کر کے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کا شمار اسلام کے بنیادی ارکان میں ہوتا ہے۔ نیز قرآن مجید میں زکوٰۃ کے متعدد ارکان کو بیان کیا گیا ہے جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ چونکہ زکوٰۃ کا تعلق دولت کی گردش سے ہے اس کے بہتر سماجی اثرات ہیں۔ جو انسانی انفرادی اور اجتماعی معاشرے کی ترقی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ پر اثر اور دیرپا اثر سے زکوٰۃ کی تقسیم سے معاشرے سے غربت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

2- **قرآن مجید کے بیان کردہ مصارف زکوٰۃ:-**

اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت مسلمان جس کے پاس سونا، چاندی، نقدی، زرعی اراضی اور موجود ہوں تو سال گزرنے کے بعد

DATE: ___/___/___ DAY: ___/___/___

ان پر زکوۃ عائد ہے۔ زکوۃ زائد المعیاد
مال پر متعین ہے۔

12.1 قرآن مجید کے مطابق زکوۃ کا نصاب

1- سونا	7 1/2 تولہ ساڑھے سات تولہ
2- چاندی	باون تولہ 52 تولہ
3- زرعی زمین	عشر 10 فیصد اور زمین جس پر قدرتی آبپاشی ہو اس پر 10 فیصد اور جس پر مصنوعی آبپاشی اس پر 5 فیصد
4- مال غنیمت	خمس (پانچواں حصہ)
5 اونٹ	ایک بکرا
40 بکرے	ایک بکری

12.2 قرآن کی روشنی میں مصارف زکوۃ

سورۃ التوبہ آیت 60 کے مطابق مصارف

مصارف زکوۃ

1. فقراء
2. مؤلفۃ القلوب
3. مساکین
- غارمین
- عاملین
- ابن السبیل
- فی سبیل اللہ
- فی الرقاب
- مسافر

مولانا امین الدین اصلاحی نے مذکورہ سورۃ التوبہ کی آیت ۶۰ کی تفسیر کر کے ان مصارف زکوٰۃ کو بیان کیا ہے۔

1- **فقراء**: یہ لوگ غنی کے متضاد ہیں۔ یہ لوگ سوال کرنے سے کتراتے ہیں اور سفید پوشی کی زندگی بسر کرتے ہیں

2- **مساکین**: مولانا امین اصلاحی کی تفسیر کے مطابق یہ انتہائی نادار لوگ ہیں۔ جو اپنی گزربسر کیلئے دوسروں پر محتاج ہوتے ہیں

3) **غارمین**: اس سے مراد "گردن چھوڑانا" یعنی قرض دار کا قرض اتارنا۔ غارم "قرض دار" کو کہا جاتا ہے۔ اگر کسی کے اوپر کوئی مالی قرض ہو تو اُس کو بھی چھڑوایا جاسکتا ہے زکوٰۃ کے ذریعے

4) **فی الرقاب**: جو لوگ غلام ہو اُن کی گردنیں چھڑوانے کیلئے بھی زکوٰۃ کا مال استعمال کیا جاتا ہے۔ مولانا امین الدین اصلاحی کی تفسیر کے مطابق بعد میں ان رقاب کی فلاح و بہبود کیلئے صدقہ عطیہ کیا جاسکتا ہے۔

5) **عاملین**: یہ جو زکوٰۃ کو اکھٹا کرنے والے ادارے ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں زکوٰۃ کمیٹی یا بیت المال کا ادارہ

6) **فی السبیل اللہ**: نیکی کے کاموں میں زکوٰۃ کو خرچ کیا جاسکتا ہے جیسے موجودہ دور میں غزہ کے مسلمانوں

کی فلاح و بہبود کے لیے زکوۃ کی رقم استعمال کی جاسکتی ہے کسی علاقے میں پانی کا ٹیوب ویل لگانے کے لیے بھی زکوۃ کا مال استعمال کیا جاسکتا ہے۔

7) **مؤلفۃ القلوب:** یہ غیر مسلم جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کو زکوۃ کی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔

8) **مسافر:** یہ وہ لوگ جو کسی دوسرے پردیس میں اجنبیت کا شکار ہو اور کوئی وسائل بھی نہ رکھتے ہو۔ ان کو بھی زکوۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

3) زکوۃ کے سماجی اثرات

زکوۃ کے معاشرے میں بہت سے مثبت اثرات ہوتے ہیں۔ جو بیان کیے جا رہے ہیں۔

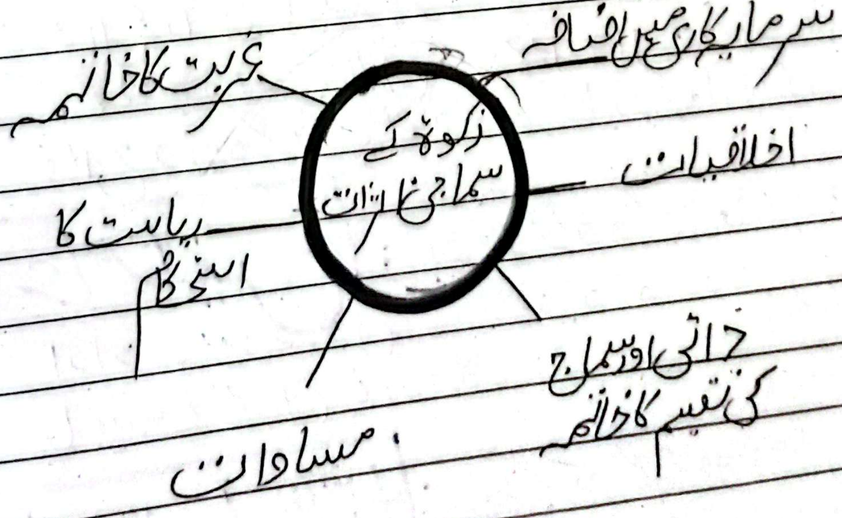

3.1 غربت کا خاتمہ:

زکوۃ کی تقسیم سے معاشرے سے غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے مختلف ماڈل جو معاشرے میں غربت کے خاتمے کے باعث بنتے ہیں۔ جیسا کہ جب زکوۃ ناہندان اپنی زکوۃ کو تقسیم کرتا ہے مثال کے طور پر اس کے الاکرم زکوۃ کی مالیت جنہیں وہ دس دس ہزار کی صورت میں ۱۰ مصارف زکوۃ کو تقسیم کرتا ہے۔ پھر وہ دس مصارف اس زکوۃ کی رقم سے راشن کی خریداری کرتے ہیں جو زکوۃ ناہندان کو ہی فائدہ دیتی ہے۔

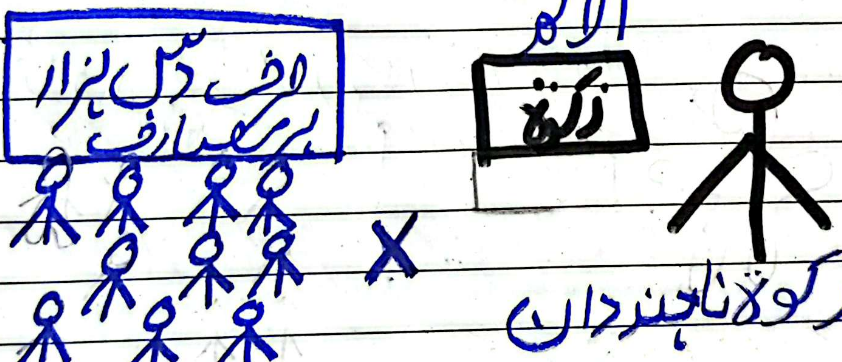

اس کے برعکس حضرت عمر کے دور کا زکوۃ کا ماڈل جو ایک الاکرم زکوۃ کی رقم کسی ایک ہی مصارف زکوۃ کو دی جا سکتی جس کی بدولت وہ کاروبار کا قدم کر سکتا ہے۔ اس طرح وہ غربت کی لکیر سے نکل کر باعزت زندگی گزار سکتا ہے۔ یہ وہ طریقہ ہے جس سے حضرت عمر کے دور میں کوئی زکوۃ لینے والا نہ تھا۔

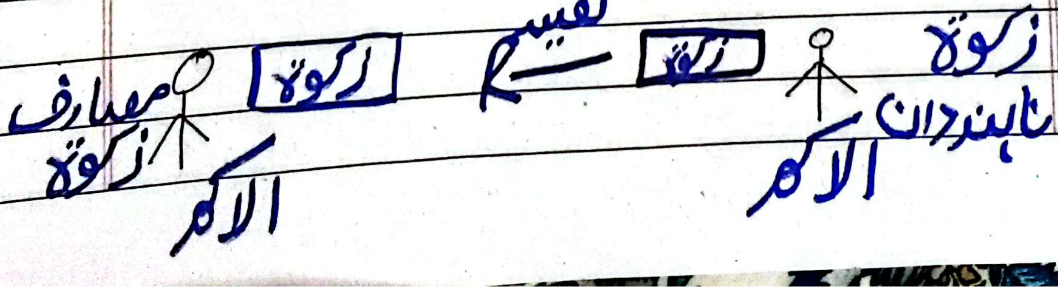

CamScanner

DATE: __/__/__ DAY: __/__/__

ماحول کی بحالی کے اقدامات:

1- حکومت کو ایک ادارہ فیڈرل بورڈ آف زکوۃ کے نام سے قائم کرنا چاہیے۔ جو زکوۃ کو کسی مستحق مصارف کو تقسیم کریں۔ جس کی مدد سے وہ کاروبار کا قیام کر سکے۔ اور اس ادارے اس کا نام آئندہ سال کے مصارفین سے خارج کیا جائے۔

2- زکوۃ وہیں لگائی جائے جہاں سے اکٹھی کی گئی ہو۔

3- دیانت دار عملہ زکوۃ کی اکٹھا کریں اور اسلام کے مطابق زور زبردستی سے بھی زکوۃ اکٹھی جا سکتی ہے۔

4- زکوۃ اور ٹیکس میں فرق رکھا جائے اور موجودہ زکوۃ کٹوتی کے نظام میں بہتری کی جائے۔

2- سرمایہ کاری میں اضافہ:

زکوۃ ذخیرہ اندوزی کی نفی کرتی ہے۔ کیونکہ مال ذخیرہ ہو جائے تو ایک سال کی مدت کے بعد زکوۃ لاگو ہو گی۔ اس لیے سرمایہ دار اس سے سرمایہ کاری کریں گے۔ جس سے نوکریوں کی پیدائش بھی ہوتی ہے۔ فقراء، مساکین کو اچھا روزگار ملتا اور ریاست مضبوط ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"جو لوگ سونا و چاندی کو ذخیرہ کرتے ہے ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آخرت میں ان کے لیے دردناک سزا سنادی گئی ہے۔"

DATE: __/__/__ DAY: __/__/__

13) **اخلاقیات اور بخیلی کا خاتمہ:**

وہ انسان جو زکوٰۃ دیتا ہے۔ وہ بخیلی جیسی صفت سے نکل آتا ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"جو لوگ اپنے نفس کو بخل سے بچا لے گئے سو وہی کامیاب ہے"۔ **(الحشر - 9)**

14) **مساوات و بھائی چارہ:**

زکوٰۃ معاشرے میں مساوات و بھائی چارے کو فروغ دیتی ہے جب اپنے مسلمان بھائیوں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے تو اس طرح ایک دوسرے کے لیے احساس، ہمدردی اور فروغ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں بھی ذکر فرمایا جس کا مفہوم ہے۔

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔"

15) **خلاصہ:** زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان سے ہے یہ وہ رکن ہے۔ جس کو ادا نہ کرنے پر سیدنا ابوبکر نے جنگ و جہاد کیا۔ زکوٰۃ نماز کی طرح پہلے امتوں پر بھی فرض تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل کو جو کہ زکوٰۃ ادا کرتے تھے پسندیدہ شخص قرار دیا ہے۔

"وہ جو لوگوں کو نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیتا تھا وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ انسان تھا"
(سورۃ مریم ۵۵)